ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.5 No.4 2021

اردو ادب اور عالمگیریت

فوزیہ انار، پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اردو، نمل اسلام آباد،
ڈاکٹر بشریٰ پروین، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، نمل اسلام آباد،

Abstract:

The term globalization is itself self-explanatory. It is considered to be one of the most influential phenomenon in the recent time, it is consider a comparatively new term but it has origin in antiquity. Being global mean a change in one views of looking at life, values, culture and language. This aspect has been captured wonderfully by writers all over the world.
This article focuses on the influence of globalization on Urdu literature. It has been tried to present the impact of globalization on Urdu in light of examples of 21st century Urdu writers in the light of concept of globalization and its various effect.

Key words :-Globalization, Urdu literature, Global literature

عالمگیریت ایسالا محدود حقیقی عمل ہے جس نے دنیا میں موجود ہر مادی اور غیر مادی اشیاء کو متاثر کیا ہے۔ یہ اکیسویں صدی کے زبان زد الفاظ میں سے ایک ہے۔ یہ کثیر الجہتی اصطلاح ہے۔ مختلف ماہرین نے اس کے مختلف پہلوؤں پر توجہ دی اور اس کے منتقلی تحقیق کی۔ بعض ماہرین نے اسے معیشت کی عالمی صورت کا نام دیا اور بعض نے اسے ثقافت کا نام دیا اور بتایا کے یہ مختلف ممالک کے درمیان ثقافت کی جنگ ہے۔ کچھ ماہرین نے اس کے سیاسی پہلوؤں پر توجہ دی کچھ مفکر ایسے ہیں جنھوں نے ٹیکنالوجی کے میدان میں تبدیلی کو اس کی بنیاد قرار دیا۔ عالمگیریت پر جتنا غور کیا جائے اس کا نتیجہ یہی نکلتا ہے کے عالمگیریت نے زندگی کے تمام شعبہ ہائے جات کو متاثر کیا ہے۔ یہ دور جدید کا ایسا نظام ہے جس کے تحت دنیا بھر میں رونما ہونے والے واقعات دنیا کے دوسرے ممالک میں ہونے والے واقعات کو متاثر کر سکتے ہیں۔ یہ اصطلاع ان تعلقات کی طرف اشارہ کرتی ہے جو جدید قوموں کے درمیان پیدا ہو رہے ہیں۔ عالمگیریت کی کوئی حتمی تعریف ممکن نہیں کیوں کے اس کے مختلف پہلو ہیں۔ اس کے مقاصد ساری دنیا کو یکجا کرنا ہیں یعنی معاشرتی اور سرحدی حد بندیوں سے پاک معاشرہ۔ دی نیو انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا میں اس کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے :

> "Globalization is a process by which the experience of everyday life, marked by the diffusion of commodities and ideas, is becoming standardized around the world."(1)

موجودہ معاشرہ دور قدیم کے معاشروں کے مقابلے میں زیادہ منظم، تہذیب یافتہ اور تعلیم یافتہ ہے اور اس کی بنیادی وجہ ذرائع نقل حمل، صنعتی ترقی اور مواصلاتی نظام کا ہے۔ جس نے انسانوں کو ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھانے میں مدد دی۔ صنعتی اور مواصلاتی ترقی کے سبب اب کوئی بھی معاشرہ دیگر معاشروں سے کٹ کر نہیں رہ سکتا۔ عالمگیریت نے جہاں ذرائع ابلاغ، سائنس، ٹیکنالوجی اور صارفیت کو متاثر کیا وہاں اس نے اردو ادب پر بھی اثرات مرتب کیے۔ بیسویں صدی کی آخری دہائی میں شروع ہونے والی سیاسی، سماجی، معاشی اور ثقافتی صورتحال کے لیے عالمگیریت کی اصطلاحا ستعمال کی گئی اس کا استعمال تو بیسویں صدی کی آخری دہائی میں ہوا لیکن قدیم دور میں بھی اس کے آثار ملتے ہیں۔ عالمگیریت نے زندگی کے تمام شعبہ ہائے پر اثرات مرتب کیے وہاں ادب بھی ان اثرات سے نہیں بچ سکا۔ عالمگیریت ادب کے ذریعے پیدا نہیں ہوئی لیکن دیگر نظام فکر و سیاست کی طرح اس کے اثرات بھی ادب پر پڑے۔ عالمگیریت کے باعث اردو زبان کی نئی جہتیں سامنے آ رہی ہیں اور ان میں فکری، لسانی اور فنی تبدیلیاں خاص طور پر اہم ہیں۔ اردو زبان کے لب و لہجے کے ساتھ ہیئتی نظام بھی متاثر ہو رہا ہے۔ عالمگیریت کے باعث دنیا بھر میں آنے والی تبدیلی کو ہر جگہ محسوس کر لیا جاتا ہے اور تمام اصناف ادب اور تحریک و رجحانات دنیا بھر کی تمام زبانوں میں یکساں مروج ہیں۔ رخسانہ بلوچ لکھتی ہیں:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.5 No.4 2021

"مغرب میں اٹھنے والی ہر تحریک اور ہر خیال سے ہمارا ادب متاثر ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا، اسی طرح مشرق کے اہل علم و فن کا اعتراف بھی مغرب میں ہوا ہے۔ ریشنلزم، نیچرازم، سرئیلزم، سمبولزم، ایکسپرشن اور وجودیت غرض ہر رجحان میں ادب نے اپنی شکل بنائی۔" (2)

اردو ادب میں تیزی کے ساتھ دنیا میں سامنے آنے والی ادبی تھیوریوں میں پیش کیے جانے والے نظریات کی بعض گشت سنائی دیتی ہے۔ اردو ادب پر عالمگیریت کے براہ راست کے اثرات کو دیکھا جائے تو جدید نہیں ہیں بلکہ نو آبادیاتی دور میں سرسید کے زیر اثر جو ادب شائع ہوا اس ادب سے سامنے آنا شروع ہوئے۔ برصغیر میں انیسویں صدی میں سرسید تحریک کے زیر اثر مغربی اور سائنسی خیالات و تصورات کو اپنانے کا رواج ہوا۔ عالمگیریت نے برصغیر پر جہاں سماجی و ثقافتی حوالے سے اپنے اثرات مرتب کیے وہاں زبان ادب کے سانچوں کو بھی متاثر کیا۔ سرسید احمد خان مغرب تعلیم کے حصول کو ضروری گردانتے تھے۔ انھوں نے نوجوانوں کی ترقی کے لیے مغربی تعلیم کو ضروری قرار دیا۔ وہ قوم کو جدیدیت اور مغربیت کی راہ پر چلانا چاہتے تھے تاکہ وہ سائنسی، علمی، ادبی اور اخلاقی حوالے سے ترقی کر سکیں۔ سرسید تحریک کے دور میں نیچرازم کی تحریک نے اردو ادب کو متاثر کیا۔ سرسید کے رفقاء کی تحریروں میں اس تحریک کے اثرات نظر آتے ہیں۔

"حالی نے اپنی شاعری اور نثر میں وقت کے تقاضوں کے مطابق اصلاح اور مقصدیت کی طرف قدم بڑھایا۔ ان دنوں انگریزی تہذیب و تمدن ہندی معاشرت پر براہ راست اثرانداز ہو رہی تھی۔" (3)

حالی نے تنقید کے میدان میں وڈزورتھ اور ملٹن کے خیالات سے استفادہ کا راستہ نکالا۔ محمد حسین آزاد نے بھی مغربی نظریات سے استفادہ کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ انجمن پنجاب کے مشاعروں میں جو جدید اردو نظم کی بنیاد رکھی گئی وہ یورپ کے اثرات ہی کا نتیجہ ہے۔ اسی طرح اردو ادب میں رومانوی تحریک بھی مغربی اثرات کی وجہ سے سامنے آئی۔ اردو ادب میں رومانوی، مارکسی، نفسیاتی اثرات عالمگیریت ہی کا نتیجہ ہیں۔ عالمگیریت کے اثرات سے اردو ادب عالمی سطح پر آنے والے ادبی نظریات سے ہمکنار ہوا اور ان تحریکوں اور نظریات نے اردو ادب پر اثرات مرتب کیے۔ اردو ادیب عالمی تناظر کو سامنے رکھتے ہوئے ادب کی تشکیل و ارتقاء میں مصروف ہیں۔

"اردو ادب ہر دور میں بین الاقوامی ادب، تحریکوں جنگوں، بغاوتوں اور مسائل سے اثرات قبول کرتا ہے۔ ترقی پسند تحریک کے عروج کے بعد جدیدیت اور مابعد جدیدیت کے فلسفے نے بھی اردو ادب پر گہرے اثرات مرتب کیے۔" (4)

فرانس کی رئیلزم، فطرت نگاری کی تحریک، حقیقت نگاری کی تحریک نے بیسویں صدی میں اردو ادب کو متاثر کیا۔ سرسید اور ان کے رفقاء کے بعد اقبال نے بھی حقیقت نگاری سے کام لیا اور اردو ادب کو زندگی کی سچائی اور مسائل کو پیش کرنے کا ذریعہ بنایا۔ پریم چند اور عزیز احمد کے ناولوں کو دیکھا جائے تو ان کی بھی اہم خصوصیت حقیقت پسندی ہی ہے۔

حلقہ ارباب ذوق کا آغاز اپریل 1939ء میں ہوا۔ میراجی نے دوسری زبانوں سے تراجم کے ذریعے اردو ادب میں اضافے کیے۔ انھوں نے علامت اور استعارے کو وسیع معنوں میں اپنی شاعری میں استعمال کیا حلقہ ارباب ذوق کی تحریک بڑی فعال تحریک کے طور پر اردو ادب میں سامنے آئی۔

"بودیلیئر کی رزمیت اور فرانس کی علامت نگاری نے اردو ادب کو متاثر کیا وجودیت کی تحریک کے حوالے سے کیئر کیگارڈ، ہائیڈیگر، ژاں پال سارتر، ڈیکارٹ رینے جیسے قلم کاروں کے خیالات سے اردو نے استفادہ کیا۔" (5)

علامت نگاری کی تحریک نے مغرب کے ادیبوں کو متاثر کیا۔ فرانس میں اس کا رواج ہوا پھر یہ یورپ میں مقبول ہوئی۔ مارشل لاء دور میں اردو ادیبوں نے علامت کا سہارا لیا۔ اسی طرح جدیدیت کا آغاز یورپ سے ہوا۔ علامت نگاری نے تجدیدیت کو بھی جنم دیا۔ پاکستانی رسائل و جرائد اور کتابوں میں جدیدیت، مابعد جدیدیت، تاریخیت، ساختیات، پس ساختیات، تانیثیت جیسے موضوعات پر اردو میں لکھا جا رہا ہے۔

عالمگیریت ذرائع ابلاغ، بین الاقوامی صنعت و تجارت سیاست، ثقافت جیسے عناصر سے آگے بڑھی۔ ادیب بھی انھی ذرائع کی وجہ سے عالمی سطح پر رونما ہونے والے واقعات اور محرکات سے عالمی مسائل اور واقعات سے روشناس ہوا۔ عالمگیریت کی وجہ سے ادب کی اہمیت بھی بڑھ گئی ہے کیونکہ ادب

اب مقامی سطح سے نکل کر عالمگیری حدوں کو چھوڑ رہا ہے۔ پہلے نایاب کبادور دراز واقع لائبریریوں میں موجود تھیں جن تک رسائی کے لیے مختلف مسائل تھے مگر اب یہ کتابیں لیپ ٹاپ اور موبائل میں موجود ہیں۔ عالمگیریت نے جہاں مثبت اثرات مرتب کیے وہاں اس کے منفی اثرات بھی ہیں۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف عالمگیریت اور اردو ادب کے حوالے سے لکھتی ہیں:

> "جب ہم اردو زبان وادب میں عالمی جہت کی بات کرتے ہیں تو خدشہ ہوتا ہے کہ اس سے مراد کہیں وہی بچھل بیری تو نہیں جو گلوبلائیزیشن، کوسموپولیٹن ازم اور عالمگیریت جیسی اصطلاحوں کی بین سے جنم لیتی ہے۔۔۔۔ ایسا ادب جو مانگے کے دردوں، مستعار خیالوں اور چوری شدہ خوابوں کو ٹھونک بجا کر تیار کیا جاتا ہے۔ خیال اور موضوع سے لے کر تکنیک اور اسلوب تک سب کچھ عالمی ہوتا ہے۔ اس ادب کی واحد منزل ہے یعنی توجہ طلبی۔۔۔۔ ایسا ادب قاری کے لیے نہیں نقاد کے لیے لکھا جاتا ہے۔" (6)

دنیا بھر میں تخلیق کیا جانے والا ادب فکری وفنی سطح پر عالمگیریت کے زیر اثر متاثر ہو رہا ہے۔ دنیا بھر کے ادیب بھی ایک دوسرے سے اخذ و استفادہ کر رہے ہیں۔ اردو زبان وادب کا بھی الگ تھلگ رہنا ممکن نہیں۔ اردو زبان وادب نے عالمی یکسانیت سے متاثر ہو کر اپنے انداز واسلوب میں تبدیلیاں کی۔ عالمگیریت کا اردو ادب پر اثر غیر محسوس انداز میں لیکن مسلسل اور کافی مقدار میں ہو رہا ہے۔ اردو ادب پر عالمگیریت کے اثرات دو طرح کے ہیں۔ جدید شاعری اور جدید نثر۔ ان کا تعلق کسی بھی جگہ سے ہو ایسی مناسبت پائی جاتی ہے جو یکسانیت کے قریب ہے۔ خالد اقبال یاسر لکھتے ہیں:

> "عالمگیریت کو سامنے رکھ کر کوئی شعر، نظم یا افسانہ شاید لکھا نہیں گیا تاہم عالمگیریت کی بھیانک یادیں ادب میں ابھی سے منکسد ہونا شروع ہوگئی ہیں۔ "(7)

عالمگیریت کے باعث دنیا میں تخلیق ہونے والا ادب بڑی سرعت کے ساتھ ہر جگہ آسانی سے پہنچ جاتا ہے۔ جدید موصلاتی نظام میں برقی کتب خانے موجود ہیں۔ جن کے ذریعے ادب آسانی سے ہر جگہ پہنچ جاتا ہے جو کے مقامی ادیب اور ادب دونوں کو متاثر کرتا ہے۔ عالمگیری واقعات جو رونما ہوتے ہیں اور عالمی سطح پر جو تبدیلیاں ہو رہی ہیں ان سے بھی ادب اور ادیب متاثر ہو رہے ہیں۔ اسی طرح اور دادب کو دیکھیں تو وہ بھی عالمگیریت کے عمل سے متاثر ہو رہا ہے۔ اور دادب میں موضوعات۔ اسلوب اور تکنیکی جونت نئے تجربات ہو رہے ہیں وہ عالمگیریت ہی کی عطا ہیں۔

تمام اصناف ادب اپنے عہد کی تہذیبی، ثقافتی اور سماجی زندگی کی آئینہ دار ہوتی ہیں۔ وہیں شاعری میں بھی ان کا اہتمام کرنا فطری ضرورت رہا ہے۔ جدید شاعری میں جو فکری، فنی اور معنوی تبدیلیاں آئی ہیں ان کی وجہ سے اردو شاعری کلاسیک شاعری سے مختلف ہوگئی ہے۔ نئے شعراء فنی اور فکری سطح پر تجربات کر رہے ہیں۔ دنیا کے کسی بھی خطے اور زبان میں ہونے والے تجربات عالمگیریت کے باعث اردو شعراء کے ہاں پہنچتے ہیں اور وہ ان سے اخذ اور استفادہ کرتے ہیں اور اردو ادب کا دامن وسیع کر رہے ہیں۔ عالمگیریت کے باعث نئے نئے موضوعات اردو شاعری کا حصہ بن رہے ہیں۔ جدید شاعری خصوصاً نظم کے عنوان جدید دنیا سے مربوط ہونے کا پتا دیتے ہیں۔ اردو میں اب عنوانات انگریزی میں لکھنے کا رواج بہت بڑھ گیا ہے۔ ایسی بے شمار نظموں اور غزلوں کے اشعار مل جاتے ہیں جو کسی بین الاقوامی نظریے سے متاثر نظر آتے ہیں مثلاً مجید انور کی نظم " آٹو گرافی "ضمیر جعفری کی آرٹسٹ، کشور ناہید کی چارج شیٹ، آفتاب اقبال شمیم کی "سن شائن" وغیرہ اس طرح کے اور بھی بہت سے عنوانات ہیں جو دور جدید میں لکھی گئی ہیں اور ان پر عالمگیریت کے اثرات دکھائی دیتے ہیں۔ ان کی بدولت انفرادی وجود، تہذیبی سالمیت اور ثقافتی امتیازات کو دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ عالمگیریت کے ذریعے نئے تجربات، موضوعات، تکنیک اور اسلوب سے اردو کا ادیب روشناس ہو رہا ہے اور ان کی تحریریں معاصر دنیا کی مجموعی صورت حال کا پتہ دیتی ہیں۔ عالمگیریت کے زیر اثر ہونے والی سماجی اور معاشرتی تبدیلیوں کی وجہ سے شاعری کے فکری موضوعات بھی اس عالمی معاشرے سے ہیں جن کا اہم حصہ ہیں اور جس سے الگ تھلگ رہنا ممکن نہیں ہے۔ کچھ موضوعات اسے ہیں جن کا تعلق عالمی برادری سے ہے مثلاً انسان کی کم ادارکی، دہشت گردی، ڈپریشن، معاشی جنگیں، میڈیا، سائبر ورلڈ پیش کشی، تیسری دنیا کی بے بسی، تانیثیت، ماحولیات وغیرہ۔ اس کے علاوہ تراجم کے ذریعے بھی نئے موضوعات اردو ادب کا حصہ بن رہے ہیں۔ عالمگیریت کے باعث نئی نئی شعری اصناف بھی اردو شاعری کا حصہ بن گئی ہیں اور مقامی اور روایتی اصناف کو بھی تبدیلی کے عمل سے گزرنا پڑ رہا ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.5 No.4 2021

ناول کی صنف ہمارے ہاں مغرب سے آئی ہے۔انگریزی ناولوں کو نمونہ بنا کر اردو میں ناول لکھے گئے۔اسطرح انگریزی ناولوں کا اردو میں ترجمہ کیا جاتا رہا ہے۔اردو ناول ابتداء ہی سے مغربی اثرات کے زیر اثر رہا۔اردو زبان میں لکھے جانے والے جدید ناولوں میں موضوع، تکنیک اور اسلوب کے نت نئے تجربات ہو رہے ہیں۔اردو ناولوں کا منظر نامہ بھی بین الاقوامی ہے اور ان میں الفاظ، معاشرت، لباس، کھانے پینے، رہن سہن، تکنک، ہیئت وغیرہ میں عالمگیریت کی جھلک نظر آتی ہے۔دور حاضر میں ناول نگارنہ صرف اپنی تہذیبی، فکری اور سماجی روایات سے مربوط ہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ وہ عالمی برادری کا حصہ بھی ہیں اور عالمی ادب کے مطالعہ کے باعث ان کی موضوعاتی اور فکری سرحدیں پوری دنیا تک پھیل گئی ہیں۔خاور جمیل لکھتے ہیں:

> ”ہم بدل رہے ہیں اور اس بدلنے کے ساتھ ساتھ ایسے نئے سانحوں کی تلاش میں ہیں جو ہماری زندگی میں نئے معنی پیدا کر سکیں۔“(8)

عالمگیریت کے باعث اردو ناول میں ایسے موضوعات ہیں جن کا تعلق بین الاقوامی فکر اور عالمی مسائل سے ہے۔ان میں زندگی کی الجھنیں، انسان کی نفسیاتی کمزوریاں دور حاضر کے سماجی اور معاشی مسائل، میڈیا کا پھیلتا جال، فرقہ وارانہ فسادات، فرسٹیشن، تہذیب کی گمشدگی، سیاست، اقتدار کی پامالی تعصب، نئی ثقافت، ہوس وغیرہ ایسے موضوعات ہیں جو ہمارے جدید ناولوں میں در آئے ہیں۔مرزا اطہر بیگ، حسن منظر، مستنصر حسین تارڑ، وحید احمد وغیرہ کے ناولوں میں عالمگیریت کے گہرے اثرات دکھائی دیتے ہیں۔

ناول کی طرح افسانے کی صنف بھی ہمارے ہاں مغرب سے آئی ہے۔اردو افسانے پر بھی عالمگیریت واضح طور پر دکھائی دیتے ہیں۔افسانے میں براہ راست نہیں لیکن بالواسطہ طور پر عالمگیریت کے اثرات کی عکاسی کی گئی ہے۔آج جب ہر پل اور ہر لمحہ نئے حالات جنم لے رہے ہیں، نئی تہذیب جنم لے رہی ہے۔پرانی تہذیب اور روایات ختم ہو رہے ہیں۔ہمارے افسانہ نگار اس تہذیب کا نوحہ بیان کرتے نظر آتے ہیں۔ہمارے افسانہ نگار عالمی انسانی برادری کو ایک رکائی میں دیکھنے پرکھنے اور تجربہ کرنا پر قادر ہو گئے ہیں۔موضوعاتی طور پر افسانہ نگار نئی دنیا اور نئے آفاق سے روشناس کراتے ہیں۔کشمیر کا مسئلہ، ملکی اور غیر ملکی سیاست , فلسطین پر یہودیوں کا قبضہ، امریکہ کی بالادستی، تہذیب اور اقدار کا خاتمہ، جہالت، استحصال، موبائل فون، انٹرنٹ کا استعمال، بے روزگاری، ماحولیاتی کثافت، دہشت گردی، لوٹ مار قتل وغارت وغیرہ کے موضوعات کو اردو افسانہ نگاروں نے موضوع بنا کر عصر حاضر کی زندگی کی بھرپور عکاسی کی ہے۔نیا اردو افسانہ عالمگیریت کی پرتیں کھولتا اور اس عہد میں انسانی روح کے تجربات کا احوال بیان کرتا ہے۔اردو افسانے میں ایک واضح بیانیہ، تخلیقی مزاج اور تہذیبی شعور نظر آتا ہے۔حسن منظر، زاہدہ حنا، خالد حسین، منشا یاد مرزا حامد بیگ، عاصم بٹ، حامد سراج وغیرہ ایسے افسانہ نگار ہیں جن کی تحریروں میں عالمگیریت کے اثرات دیکھے جا سکتے ہیں۔ڈاکٹر عرفان احسن پاشا لکھتے ہیں:

> ”گلوبلائزیشن نے جہاں اردو فکشن پر فکری اثرات ڈالے اسے جدید طرز احساس اور نئے نئے موضوعات سے روشناس کروایا وہیں اس کے نثری پیکر، اصناف اظہار، ادبی تکنیکیں اور زبان و بیان کے لوازم بھی عطا کیے ہیں۔“(9)

اردو ادب دنیا کی تیزی سے بدلتی ہوئی صورت حال سے تیزی سے متاثر ہو رہا ہے اور اس میں ان اثرات کو جذب کرنے کی اہلیت بھی ہے۔دنیا بھر میں تخلیق کیا جانے والا ادب اردو میں ترجمہ ہو رہا ہے اور اس سے اثرونفوذ بھی قبول کیا جا رہا ہے۔عالمگیریت کا بنیادی مقصد تجارتی مفادات تھے اور اس کو پھیلانے میں ذرائع ابلاغ نے اہم کردار ادا کیا۔اس کی بدولت ادیب عالمی مسائل سے آگاہ ہوا جو ادب میں ظاہر ہوئے۔

حوالہ جات:-

1۔ Safra, Jacob E-Ed(2005) 15th Edition. The New Encyclopedia Britannica, Vol. 20; Chicago, The New Encyclopeida Britannica. Inc: P123

2۔ رخسانہ بلوچ، عالمگیریت اور شرق وغرب میں تفاوت، تحقیق نامہ، شمارہ28، جنوری تا جون 2021ء صفحہ 22

3۔ گلوبلائزیشن، عالمگیریت اور اعلیٰ تعلیمی و تدریسی و نصابی ضروریات https//daily Pakistan.com.pk

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.5 No.4 2021

4۔ سبین علی،مابعد جدید ادب،اداریہ، دیدبان،شمارہ 11

5۔ایضا،شمارہ 11

6۔نجیبہ عارف،عالمگیریت اور ادب، www.sangatacademy.net

7۔خالد اقبال یاسر،عالمگیریت اور جدید ادبی رجحانات، غیر م،غیر مطبوعہ مضمون،صفحہ 6

8- خاور جمیل، نئی تنقید، جمیل جالبی،ڈاکٹر:رائل بک کمپنیکراچی، 1958ء347

9۔ محمد عرفان احسن پاشا،اردو ادب پر عالمگیریت کے اثرات،مقالہ برائے پی ایچ ڈی اردو،یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور،صفحہ 42